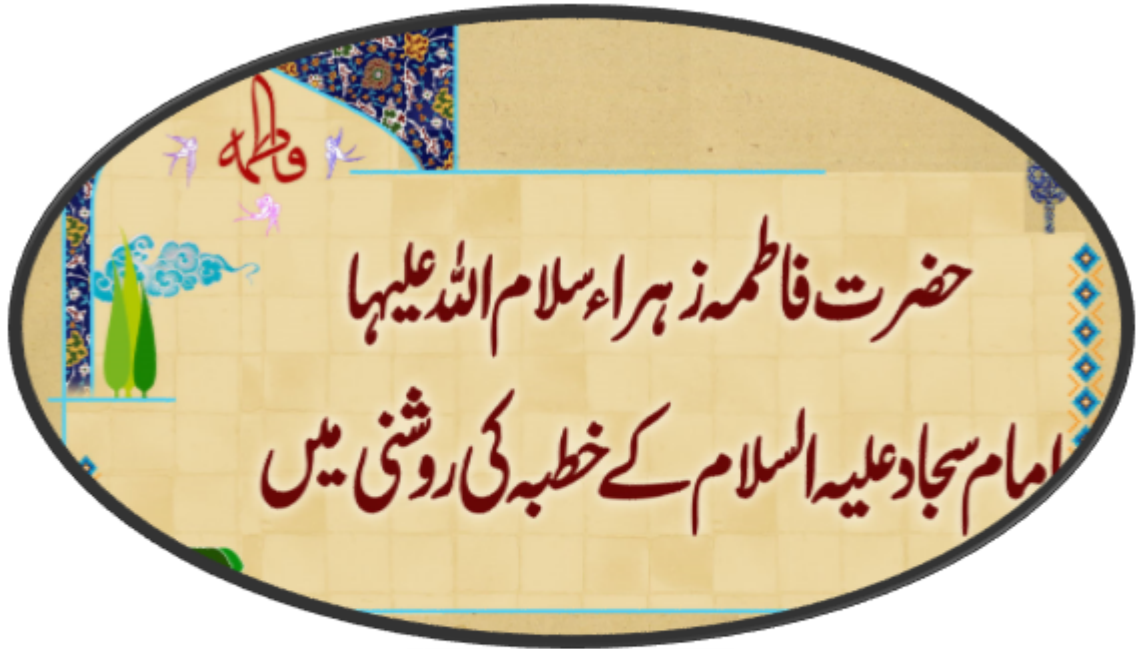


حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا امام سجاد علیہ السلام کے خطبہ کی روشنی میں

<?xml encoding="UTF-8">



حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا امام سجاد علیہ السلام کے خطبہ کی روشنی میں

خلاصہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے جو شام میں خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا سَیِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَاطِمَةُ الْبَتُولُ کا تذکرہ فرمایا، اس مضمون میں ان تین القاب اور نام کی تشریح کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے شام میں یزید اور دربار والوں کے سامنے خطبے میں فرمایا:
أَيُّهَا النَّاسُ، أَعْطَيْنَا سِتًّا، وَفَضَّلْنَا بِسَبْعٍ ... وَفَضَّلْنَا بِأَنَّ مِنَّا النَّبِيَّ الْمُخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ مِنَّا الصَّدِّيقُ وَ مِنَّا الطَّيَّارُ وَ مِنَّا أَسَدُ اللَّهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ مِنَّا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَاطِمَةُ الْبَتُولُ

الصَّحِيح من مقتل سَيِّد الشهداء و أصحابہ علیہم السَّلام ، ج 1، ص 1132، نقل از مقتل خوارزمی، ج 2، ص 69
اے لوگو! ہمیں چھ چیزیں عطا ہوئی ہیں اور ہمیں سات چیزوں کے ذریعے فضیلت دی گئی ہے، ہمیں اس ذریعہ سے فضیلت دی گئی ہے کہ نبی مختار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہم میں سے ہیں اور صدیق (امیرالمومنین) ہم

میں سے ہیں اور جعفر طیار اور اللہ کا شیر اور اس کے رسول کا شیر (حمزۃ) ہم میں سے ہیں اور عالمین کی عورتوں کی سردار فاطمہ بتول ہم میں سے ہیں۔ اس مضمون میں حضرت امام سجاد (علیہ السلام) کے خطبہ کے پیش نظر، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے نام اور القاب سیدۃ نساء العالمین، فاطمہ اور بتول کی تشریح بیان کی جارہی ہے۔ سیدۃ نساء العالمین: اہلسنت کے علماء نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا فاطمة ألا ترضین أن تكونی سیدۃ نساء العالمین وسیدۃ نساء المؤمنین المستدرک علی الصحیحین: 3/170 ح 4740؛ صحیح مسلم: 5/57 ذیل ح 99؛ أسد الغابۃ: 7/223 رقم 7175۔ بہ نقل از منتخب فضائل النبی و اهل بیتہ علیہم السلام من الصحاح الستۃ و غیرہما من الکتب المعتبۃ عند اهل السنۃ، ص 265

اے فاطمہ! کیا آپ خوش نہیں ہوتیں کہ آپ عالمین کی عورتوں کی سردار، اس امت کی عورتوں کی سردار اور مومنین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بھی آپ کی مزار پر جو کلمات فرمائے، وہاں پر لقب سیدۃ نساء العالمین کا ذکر کیا ہے۔ الکافی، ج 1، ص 381، 382

نیز یہ لقب آپ کے لئے بعض زیارت ناموں میں بھی ذکر ہوا ہے، جیسے زیارت وارثہ، زیارت عاشورا، زیارت حضرت زہراء سلام اللہ علیہا، زیارت امام رضا علیہ السلام اور زیارت حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا۔ اہل سنت کے بعض بزرگ علماء جیسے سبکی (حلبیات میں)، سیوطی، نسائی، ابی داود، قاضی قطب الدین وغیرہ کے نقل کے مطابق حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا چند دلائل کی بنیاد پر دنیا کی سب عورتوں سے افضل ہیں، منجملہ ان دلائل کی بنیاد پر:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت:

فاطمۃ بضعة منی

فاطمہ میرا ٹکڑا ہیں۔

2۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ارشاد:

أما ترضین أن تكونی سیدۃ نساء المؤمنین

کیا آپ خوش نہیں ہوتیں کہ مومنین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

3۔ اس روایت کا غیر مستند اور ضعیف ہونا کہ ”صحابہ میں سب سے افضل، پیغمبر کی زوجات ہیں۔

(اس بحث کے سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے رجوع کیجیے: محمد راجی کناس، حیاۃ نساء اہل البیت، ص 660، 663)

علامہ شیخ محمد فاضل مسعودی نے الاسرار الفاطمیہ میں علامہ اہلسنت ابن عبدالبر سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا بنیۃ، ألا ترضین أنک سیدۃ نساء العالمین؟ قالت: یا أبت فأین مریم؟ قال: تلك سیدۃ نساء عالمہا

الأسرار الفاطمیۃ، ج 1، ص 225

میری بیٹی! کیا آپ خوش نہیں ہیں کہ آپ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں؟ جناب سیدۃ نے عرض کیا: بابا جان! تو مریم کا مقام کیا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا: مریم، اپنے وقت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ نیز موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل روایت کو طبرانی نے صحیحین (بخاری اور مسلم) کے شرائط کے مطابق نقل کیا ہے کہ

حضرت عائشہ کہتی ہیں:

ما رأيت أحداً قطّ أفضل من فاطمة غير أبيها

الأسرار الفاطميّة، ج1، ص225، نقل از السيرة الحلبّيّة، 2 / 6

”میں نے اب تک کسی کو فاطمہ سے افضل نہیں دیکھا سوائے ان کے باپ کے۔ ابن عباس سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا جناب فاطمہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں؟ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ذاك لمريم بنت عمران ، فأما ابنتي فاطمة ، فهي سيّدة نساء العالمين من الأولين والآخرين
معاني الأخبار ، ج1، ص107

یہ (مقام) مریم بنت عمران کے لئے ہے اور میری بیٹی فاطمہ، عالمین کی اولین و آخرین عورتوں کی سردار ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا کہ آپ نے فرمایا: أفضل نساء أهل الجنة : مريم بنت عمران ، وفاطمة بنت محمد ، وخديجة بنت خويلد ، وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون

البدایة والنهاية 2 : 55۔ والمعجم الكبير 22 : 407 / 1019۔ ومسند أحمد 1 : 293 و 316 و 322۔ ومستدرک الحاكم 2 : 497

جنتی عورتوں میں سے افضل مریم بنت عمران اور فاطمہ بنت محمد اور خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی زوجہ آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ فاطمہ: فاطمہ، فطم سے ہے جس کے معنی جدا ہونے کے ہیں۔

لسان العرب، ج12، ص454

اور آپ کا اسم ”فاطمہ“ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا:

و شق لك يا فاطمة اسماء من اسمائه فهو الفاطر و انت فاطمة

معاني الاخبار، ص55

اے فاطمہ اللہ نے آپ کے لئے اپنے ناموں میں سے ایک اسم مشتق کیا، وہ فاطر ہے اور آپ فاطمہ ہیں۔ روایات میں آپ کے اس مبارک نام کی دیگر وجوہات بھی ذکر ہوئی ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا آپ جانتے ہیں کہ فاطمہ کا نام فاطمہ کیوں رکھا گیا؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: فاطمہ کا نام فاطمہ کیوں رکھا گیا یا رسول اللہ؟ آنحضرت نے فرمایا: لانها فطمت هي و شيعتها من النار بحار الانوار، ج43، ص211۔ ذخائر العقبی، ص26، ینابیع المودة، ص194

کیونکہ وہ اور ان کے شیعہ (جہنم کی) آگ سے امان میں ہیں۔

2۔ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

و انما سميت فاطمة لان الخلق فطموا عن معرفتها

بحار الانوار، ج43، ص65

بیشک ان کا نام اس لیے فاطمہ رکھا گیا کہ مخلوق ان کی معرفت سے دور ہے۔

بتول: بتول، حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے القاب میں سے ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ عورت جسکے لیے دیگر عورتوں کی طرح نجاست کے ایام نہ آتے ہوں (جیسے حیض اور نفاس) اور وہ ہر طرح سے پاک

رہتی ہو۔ آپ کے بتول کہلانے کی وجہ کے بارے میں کئی اقوال بتائے گئے ہیں، جیسے: ۱۔ آپ اپنے زمانے کی عورتوں سے اعمال، کردار اور معرفت کے لحاظ سے جدا اور افضل تھیں اور انقطاع الی اللہ کی کیفیت پر پہنچی ہوئی تھیں۔

شرح اصول کافی مازندرانی ، ج 5، ص 228؛ مجمع البحرین، ج 5، ص 316، تفسیر نمونہ، ج 25، ص 179
۲۔ بہت ساری روایات کے مطابق، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس لیے بتول کہا گیا ہے کہ آپ حیض اور نفاس سے پاک تھیں۔

بحار الانوار، ج 43، ص 16، امالی شیخ طوسی ، ص 44؛ مجمع البحرین، ج 5، ص 316، دلائل الامامہ، ص 54 ، کشف الغمہ، ج 1، ص 464 ، معانی الاخبار، ص 64 ، ریاحین الشریعہ، ج 1، ص 18
نیز علامہ اہلسنت، شیخ سلیمان قندوزی حنفی کا کہنا ہے کہ انما سمیت فاطمہ البتول لانہا بتلت من الحیض و النفاس

ینابیع المودہ، ج 2، ص 322

فاطمہ کو اس لیے بتول کہا گیا کہ آپ حیض اور نفاس سے دور تھیں۔

نتیجہ: حضرت امام سجاد (علیہ السلام) نے شام میں خطبہ دیتے ہوئے حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے یہ اوصاف بیان فرمائے: سیدۃ النساء العالمین آپ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں، فاطمہ کے ایک معنی کے معنی کے مطابق خود اور آپ کے شیعہ جہنم کی آگ سے دور ہیں اور بتول وہ باعظمت شخصیت ہیں جن پر نجاست کی وہ حالتیں طاری نہیں ہوتیں جو دیگر عورتوں پر ہوتی ہیں۔ لہذا یہ عظیم الشان خاتون اتنی بلند مقام کی حامل ہیں کہ امام سجاد علیہ السلام کے خطبہ میں ان کا شمار ان سات چیزوں میں ہے جن کے ذریعہ اہل بیت علیہم السلام کو فضیلت دی گئی ہے۔

[com/shia.https://urdu.lib](https://urdu.lib.com/shia)